ابو سعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

عشقِ الٰہی وَسّے منہ پر وَلیاں ایہہ نشانی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا۔ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا (الاحزاب:45-46)

اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشّر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

معزز سامعین! آج خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہامی مصرع **"عشقِ الٰہی وَسّے منہ پر وَلیاں ایہہ نشانی"** پر گفتگو کرنی ہے۔

سامعین! جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ یہ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُنجابی میں الہامی مصرع ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ولیوں کی صداقت اُن کے منہ سے پہچانی جاتی ہے کیونکہ عشقِ الٰہی اُن کے مونہوں پر وسداا ہے۔ اُن کے چہروں پر نظر آتا ہے۔ ویسے تو جب سے دنیا بنی ہے اور لوگوں کی اصلاح اور تربیت کی خاطر انبیاء کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اِس کے ذیل میں خلفاء و اولیاء بھی وقتاً فوقتاً آتے رہے یہ تمام کے تمام یا اِن کی صداقت اِن کے چہروں سے عیاں ہوتی رہی۔ چونکہ یہ الہامی مصرع سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ہے اِس لئے مجھے آج اپنی تقریر میں اِسے آپؑ پر ہی لاگو کر کے آپؑ کی صداقت بیان کروں گا۔ اِس الہامی فقرے کو دو حصوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اوّل۔ آپؑ کے عشقِ الٰہی کے واقعات اور دوم۔ آپؑ کے چہرے سے عیاں ہوتی ہوئی صداقت۔ مجھے آج اِس دوسرے حصّہ کو سامنے رکھ کر اپنا مافی الضمیر بیان کرنا ہے۔

مکرم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب نے اپنی تحقیق میں اِس حوالہ سے لکھا ہے کہ

"...بعد میں اچانک ذہن میں پنجابی زبان کا ایک قطعہ اُبھرا جو لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ کا خوبصورت ترجمہ ہے۔ یہ قطعہ خاکسار نے جماعتی لٹریچر میں اُن دنوں پڑھا تھا اور زبانی یاد بھی ہو گیا تھا جب خاکسار آٹھویں نویں جماعت کا طالبعلم تھا۔ وہ قطعہ یہ تھا:

عشق الٰہی منہ پر وَسّے ولیاں ایہہ نشانی
لاثانی دا جو ہے عاشق اُس کا کوئی نہ ثانی
بکری بھیڈ خدا دی راہ وچ کُہنا ہے کی مشکل
جو ہن کُہندے نفس دِنی نوں سچّی ایہہ قربانی

میرے خیال میں یہ قطعہ حضرت مسیح موعودؑ کا تھا۔ اِس پر تحقیق کی تو دُرِّ ثمین میں صرف یہ مصرع "عشقِ الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی" بطور الہام الٰہی درج تھا۔ مگر پورا قطعہ ساری دُرِّ ثمین میں نہ ملا۔ میرے ذہن میں یہ مصرع یوں تھا "عشقِ الٰہی منہ پر وسّے" جبکہ اصل مصرع یوں نکلا "عشقِ الٰہی وسّے منہ پر"... اب خیال آیا کہ یہ قطعہ کسی احمدی شاعر نے حضورؑ کا الہامی مصرع شامل کر کے لکھا ہو گا۔ مزید تحقیق پر یہ چیز سامنے آئی جو میری درخواست پر خاکسار کے ایک دوست کی تحقیق کا نتیجہ ہے کہ یہ سارا قطعہ حضورؑ کا ہی ہے جو محمد فخر الدین صاحب ملتانی نے اپنی کتاب دُرِّ مکنون جس کا حصہ اول 1916ء میں اور دوسرا حصہ 1917ء میں شائع کیا اِس میں درج کیا

ہے۔ دُرِّ مکنون میں انہوں نے حضورؑ کے وہ اشعار اور مصرعے درج کیے ہیں جو اِس سے قبل کسی کتاب میں شائع نہیں ہوئے تھے۔ خاکسار نے ضرور درِّ مکنون ہی سے یہ قطعہ پڑھ کر یاد کر لیا ہو گا۔ سوائے معمولی لفظ کے آگے پیچھے ہونے کے باقی سارا قطعہ بالکل وہی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک“

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 28 اپریل 2022ء)

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ، پُر نور روحانی چہرہ سے شناخت کے حوالے سے اپنا کشف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اِس میں مجذوب (جس میں محبت الٰہی کا جذبہ ہے) میری طرف آرہا ہے۔ جب میرے پاس پہنچا تو اُس نے یہ پڑھا

عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی“

(البدر)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

”کوئی صاحبِ نور دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے اور جب وہ آتا ہے تو اُس کی طرف مستعد روحیں کھنچی چلی آتی ہیں اور پاک فطرتیں خود بخود رو بحق ہوتی جاتی ہیں اور جیسا کہ ہرگز ممکن نہیں کہ شمع کے روشن ہونے سے پروانہ اس طرف رخ نہ کرے ایسا ہی یہ بھی غیر ممکن ہے کہ ہر وقت ظہور کسی صاحبِ نور کے صاحب فطرت سلیمہ کا اس کی طرف بارادت متوجہ نہ ہو“

(روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 646)

سینکڑوں لوگ اس نورانی مکھڑا کو دیکھ کر انوارِ ماموریت بھانپ گئے اور اس سے خود بھی نور لیا۔ جیسے حضرت مولوی حکیم نورالدینؓ۔ آپؓ نے دیکھتے ہی فرمایا:

یہی مرزا ہے اور اس پر سارا ہی قربان ہو جاؤں۔

پھر فرمایا:

”دیکھو! خدا تعالیٰ کا مامور ہمارے سامنے موجود ہے اور خود اس مجلس میں موجود ہے۔ ہم اس کے چہرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہزاروں ہزار ہم سے پہلے گزرے جن کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس کے چہرہ کو دیکھ سکتے پر انہیں یہ بات حاصل نہ ہوئی اور ہزاروں ہزار اس زمانہ کے بعد آئیں گے جو یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مامور کا چہرہ دیکھتے۔ پر ان کے واسطے یہ وقت پھر نہ آئے گا۔“

سامعین! حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”چہرہ دیکھتے ہی مجھے انہوں نے قبول کر لیا اور کمال انشراح سے میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے پر ایمان لائے۔“

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 329)

آپ نے خود فرمایا:

”مَیں نے ایسا پُر نور حُسن کبھی بھی نہیں دیکھا“

ابوسعید عرب نے بیان کیا ہے کہ

مَیں نے ایک دفعہ ایک چینی کے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر پیش کی۔ وہ کچھ دیر دیکھتا رہا اور بولا! یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ پھر ابوسعید بیان کرتے ہیں مَیں نے دیگر بادشاہوں کی تصویریں پیش کیں۔ جنہیں وہ دیکھ کر خاموش رہا اور آپؑ کی تصویر کو دیکھ کر بار بار یہی کہتا یہ ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں۔

ڈلہوزی کے سفر کا ایک واقعہ سیرت المہدی میں لکھا ہے جو آپ علیہ السلام کے تقویٰ اور **عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی** کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت اماں جانؓ بیان فرماتی ہیں کہ

”حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ کسی مقدمہ کے واسطے مَیں ڈلہوزی پہاڑ پر جا رہا تھا راستہ میں بارش آگئی مَیں اور میرا ساتھی یکہ سے اُتر آئے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی طرف گئے جو راستہ کے پاس تھا۔ میرے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اُس نے روکا۔ اِس پر اِن کی باہم تکرار ہو گئی اور مالک مکان تیز ہو گیا اور گالیاں دینے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مَیں یہ تکرار سن کر آگے بڑھا۔ جونہی میری اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو پیشتر

اِس کے کہ مَیں کچھ بولوں۔ اُس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میری ایک جوان لڑکی ہے اس لئے مَیں اجنبی آدمی کو گھر میں نہیں گھسنے دیتا مگر آپ بے شک اندر آجائیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ وہ ایک اجنبی آدمی تھا نہ مَیں اُسے جانتا تھا اور نہ وہ مجھے جانتا تھا۔

(سیرت المھدی جلد اوّل روایت 8)

مردان سے ایک شخص حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی طب کا شہرہ سن کر قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعودؑ کا سخت ترین دشمن تھا۔ اس شرط پر قادیان آیا کہ مرزا صاحب سے ملاقات نہ ہوگی۔ اُس نے قادیان آکر اپنی رہائش کے لئے مکان بھی احمدیہ محلہ سے باہر لیا۔ علاج سے افاقہ ہوا۔ جب واپس جانے لگا تو کسی دوست نے اُسے کہا کہ مسجد تو دیکھ جاؤ۔ یہ اس شرط پر راضی ہوا کہ نماز کا وقت نہ ہو تا کہ مَیں مرزا صاحب کو دیکھ نہ سکوں۔ چنانچہ اُس دوست کو ایسے وقت مسجد لے جایا گیا جو نماز کا وقت نہ تھا۔ مگر قدرت خدا کا کرنا یہ ہوا جونہی یہ مسجد میں داخل ہوا۔ حضور کھڑکی کھول کر اچانک مسجد آگئے۔ جب اِس کی نظر حضورؑ کے نورانی چہرہ پر پڑی وہ فوراً قدموں میں آگرا اور بیعت کرلی۔ کسی نے سچ کہا ہے:

"فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے"

سامعین کرام! یہ مضمون، صداقتِ مسیح موعودؑ پر ایک روشن نشان کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء کو اگر اِس جہت سے دیکھیں تو آپ تمام خلفاء کے چہرے سچے اولیاء کے معلوم ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر غیر بھی برملا یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہ سچے کا چہرہ ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الثالثؒ قومی اسمبلی 1974ء میں جونہی نمودار ہوئے تو آپؒ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر اِن اراکینِ اسمبلی میں سے اکثر کے مونہوں سے یہ فقرہ بے ساختہ نکلا کہ "یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں"

مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم بیان کرتے ہیں کہ

"سوات کے یا قبائلی علاقہ کے ایک ممبر تھے غالباً پیپلز پارٹی کے اُن سے ملے اور کہا کہ سنا ہے آج جماعت احمدیہ کے سربراہ نے بھی خطاب کیا ہے۔ آپ تھے اُس وقت؟ کہنے لگے جی ہاں۔ ان کے بارے میں آپ کے تاثرات کیا ہیں۔ کہنے لگے کہ مَیں تو خدا کا بھی قائل نہیں۔ یہ لوگ ختمِ نبوت کے پتہ نہیں کس چکر میں پڑے ہوئے ہیں اور مسلم اور غیر مسلم قرار دینے میں دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی جماعت کے سربراہ کا چہرہ دیکھ کر مجھے اتنا یقین آگیا ہے کہ کوئی تو بالا ہستی ہے جس نے ایسا نورانی چہرہ پیدا کیا ہے۔"

(اندر کی کہانی عینی شاہد کی زبانی از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 342)

اسی طرح مولوی مفتی محمود نے اسمبلی ممبران کے تاثرات کے بارے میں بیان کیا کہ

"اس میں شک نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ اُن سے متاثر ہو چکا تھا تو ہم بڑے پریشان تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیض پہنے ہوئے اور شلوار وشیروانی میں ملبوس، بڑی پگڑی، طرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبروں نے دیکھ کر کہا کہ کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم صلعم کا نام لیتا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا تو ہمارے ممبر مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ یہ قرآن اور رسول کریم کے نام کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو۔"

(اندر کی کہانی عینی شاہد کی زبانی از مولانا دوست محمد شاہد صفحہ 347)

دنیا بھر سے اکثر لوگ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ کے تحت خلفاء کے شبیہوں کو دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی کرشماتی شبیہ ہزاروں کی رہنمائی کا باعث بنی ہے۔

اب نیچے اُتر کر عام احبابِ جماعت کی بات کریں تو ایک احمدی بہت بڑے مجمع میں اپنی شکل اور چہرے، اعمال وافعال اور اخلاص کی وجہ سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔

سن 2003ء کی بات ہے کہ مجھے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کا موقع ملا۔ جلسہ کے بعد مجھے میرے نسبتی بھائی مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ایک پہاڑی سلسلہ "کوبلنز" پر سیر کے لئے لے گئے۔ میرے ساتھ میرا کزن بھی تھا۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک جوڑا نمودار ہوا تو میرے کزن نے ہمیں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ احمدی لگتے ہیں۔ ہم نے پوچھا۔ آپ کو اِس جنگل بیابان میں کیسے پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں تو وہ کہنے لگے چہرے سے۔ تو یہ ہے احمدی چہروں کی پہچان اور واقعتاً وہ احمدی نکلے۔

اِسی پر بس نہیں۔ یہ بات ہے آج سے قریباً 45 سال پہلے کی جب مَیں بدوملہی ضلع سیالکوٹ حال ضلع نارووال میں مربّی تھا۔ ایک دورہ کے دوران مجھے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں پیدل جانے کا اتفاق ہوا۔ کھیتوں میں سے پگڈنڈیوں پر چلتے ہوئے اپنے آبائی گاؤں کے قریب ایک بزرگ کے پاس سے گزر ہوا تو وہ بزرگ میرے سے

مخاطب ہو کر بولے کہ تم فلاں کے پوترے (پوتے) تو نہیں ہو۔ مَیں نے بزرگ باباجی جن کی نظر بھی کمزور معلوم ہوتی تھی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ باباجی! داداجان کو گاؤں چھوڑے 50 سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے اور اب اُنہیں وفات پائے بھی دو دہائیاں بیت رہی ہیں اور مَیں بھی اپنی زندگی میں اپنے اِس آبائی گاؤں میں شاید دوسری دفعہ آرہا ہوں تو آپ نے مجھے کیسے پہچانا تو کہنے لگے۔ آپ کی چال ڈھال اور ماندھرے یعنی چہرے سے۔ کیونکہ ہم آپ کے دادا کے ساتھ اکٹھے بیٹھا کرتے تھے گو فرقے مختلف تھے لیکن دوستی یاری تھی۔ تو چہرہ شناس حقیقت کو بھانپ لیتا ہے۔ شناخت کر لیتا ہے۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے ثبوت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”یمن کی ایک خاتون ایمان صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے نوعمری کے عرصہ سے ہی امام مہدی کے زمانے تک زندہ رہنے کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعا کرتی تھی۔ ایک روز میں ایک عربی چینل دیکھ رہی تھی کہ اس پر ایک دینی پروگرام میں ایک معروف مولوی سے کسی نے جماعت احمدیہ کا نام لئے بغیر پوچھا کہ اس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی آچکے ہیں اور ان کے بعد خلافت قائم ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ لوگ اوہام باطلہ کا شکار ہیں۔ جھوٹے لوگ ہیں۔ اس لئے آپ ان چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی معمول کی زندگی گزاریں کیونکہ جب امام مہدی آئے گا تو سب کو پتا چل جائے گا۔ ان کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کہتی ہیں یہ بات میرے دل میں، ذہن میں اٹک گئی اور پھر ایک روز 2009ء میں میرے چھوٹے بھائی نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک چینل دیکھا ہے جس پر کچھ لوگ امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہے تھے۔ یہ سنتے ہی مجھے مذکورہ مولوی صاحب سے پوچھا جانے والا سوال اور ان کا جواب یاد آ گیا اور مَیں سمجھ گئی کہ دراصل سوال امام مہدی کے ظہور کا اعلان کرنے والی اس جماعت کے بارے میں تھا۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے اپنے بھائی سے اس چینل کی فریکوئینسی لی اور پھر جب یہ چینل لگایا تو وہاں پر پروگرام 'الحوار المباشر' لگا ہوا تھا۔ مَیں نے اس پروگرام کے شرکاء کو ایک ایک کر کے بڑی گہری نظر سے دیکھا۔ ان کے چہروں پر عجیب چمک اور نور تھا۔ لیکن مجھے ان پر ترس آیا کہ اتنے سمجھدار ہونے کے باوجود یہ لوگ راستہ بھٹک گئے ہیں۔ نیز مَیں نے کہا کہ آج تو ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے لیکن انہوں نے آکر ایک اَور فرقہ بنا لیا ہے۔ کیا اسلام میں اس سے پہلے کم فرقے تھے۔ باوجود اس احساس کے جب مَیں نے ان کی باتیں سنیں تو وہ میرے دل کو لگیں۔ ایک طرف یہ احساس کہ ایک نیا فرقہ بنا دیا دوسری طرف باتیں بھی اچھی لگ رہی ہیں۔ کہتی ہیں کہ پروگرام ختم ہونے پر ایک قصیدہ پیش کیا گیا جس کے بارے میں یہ لکھا گیا کہ یہ حضرت امام مہدی کا لکھا ہوا ہے۔ اس قصیدے کے کلمات اور تاثیر غیر معمولی تھی۔ مَیں اپنے خاوند کے ساتھ اس چینل کو ہر روز دیکھنے لگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات کی تاثیر ہی کچھ عجیب تھی۔ آپ کا قصیدہ سننے کے دوران میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے کیونکہ یہ الفاظ کسی خدا کی طرف سے آنے والے کے منہ سے ہی نکل سکتے ہیں۔ کسی عام انسان کی بس کی بات نہیں کہ ایسا مؤثر اور بلیغ کلام کہہ سکے۔ کہتی ہیں بہرحال تمام امور کے بارے میں اطمینان کر لینے کے بعد مَیں نے جنوری 2010ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2017ء)

پاکستان میں سرکاری دفاتر میں احمدی اپنے کردار سے پہچانا جاتا اور مشکلات اور ابتلاؤں میں ڈالا جاتا ہے۔ 20 مارچ 2012ء کے اخبار روزنامہ جنگ لندن میں تازہ تحقیق یہ شائع ہوئی کہ انسان کے اندر کی حرکات کے انسانی چہرے پر آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔

ماہرین نفسیات نے مختلف ملکوں کے ٹیلی ویژن پر آنے والے 52 افراد کے چہروں کا باریک بینی سے تجزیہ کیا۔ اِن میں سے نصف یعنی 26 جھوٹ اور 26 سچ بول رہے تھے۔

اب تو جھوٹ پکڑنے والی مشینیں بھی ایجاد ہو گئی ہیں جو چہرے پر نمودار ہونے والے تاثرات کو دیکھ کر سچے یا جھوٹے ہونے کی پہچان کرتی ہیں۔

سامعین! پس نورانی چہروں پر حُسن، انسان کے اندرونے سے آتا ہے۔ یہ اخلاق کا حسن ہے جو چہرے پر زندگی کی چمک پیدا کرتا ہے جو دیرپا بھی ہوتا ہے اور پُرکشش بھی۔ ہم نے بالعموم دیکھا ہے کہ انسان کی کیفیات خوشی، غمی اور پریشانی کا اظہار چہرہ پر نمودار ہو ہی جاتا ہے۔ جسے معاشرے میں عام آدمی بھی پہچان لیتا ہے اور ہم کسی اپنے عزیز یا دوست کے چہرے کو بھانپ کر ہم بوجھ لیتے ہیں کیا بات ہے؟ آپ کے چہرے سے پریشانی کے آثار نمایاں ہیں۔ یا کسی کا چہرہ کسی خوشی کی وجہ سے تمتما رہا ہو تو ہم تب بھی مبارک بادیں دینے لگتے ہیں۔ اندر کی نیکی چہرے پر آ ہی جاتی ہے۔ رقت میں پڑھی ہوئی نماز کو خواہ بہت چھپایا جائے۔ اس کے اثرات چہرہ پر نمودار ہو ہی جاتے ہیں۔ الغرض انسان کے اندرونی احساسات چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ انسان کے اندرونے کی اصلاح کا علاج اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ''اَلْمُصَوِّر ''یعنی صورت بنانے والا بھی ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے تحت صفات باری تعالیٰ کو ایک مومن کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ جب انسان ''اَلْمُصَوِّر'' ہو جائے گا تو وہ اپنے اندر ایک ایسی پاک طینت تصویر بنائے گا جو صحابہؓ جیسی ہو گی اور اِس کا عکس اُس کے چہرہ پر ظاہر ہو گا۔ جماعت احمدیہ میں اس مصوّر کو دیکھ کر جب صحابہؓ یاد آئیں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار اُن پر صادق آئیں گے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔
اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحسِنْ خُلُقِیْ

(مسند احمد بیروت جلد6 صفحہ 150)

کہ اے اللہ! جب تو نے مجھے خوبصورت شکل وشباہت دی ہے۔ اب تو ہی میرے اخلاق کو بھی حسین و جمیل اور خوبصورت بنا دے۔
یہ دعا دراصل انسان کو اپنے اندر کے ٹوٹ پھوٹ کو اصلاح کے ذریعہ درست کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب السوء اور جارالسُّوء (طبرانی جلد 17 صفحہ 294) یعنی بُرے ساتھی اور بُرے ہمسائے سے پناہ کی دُعا بھی سکھلائی ہے۔ اس سے جہاں ظاہری بُرے ساتھی یا ہمسایہ مراد ہے وہاں وہ بُرا ساتھی بھی مراد ہے جو انسان کے اندر رہ کر اس کو نقصان پہنچاتا ہے اِسی لئے کہتے ہیں کہ ہر انسان کے اندر ایک اور انسان موجود ہے جس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امتِ مسلمہ کے لئے جو دُعاؤں کا خزانہ چھوڑا ہے۔ اُس میں ظاہری و باطنی بیماریوں کے شر سے بچنے کی بے شمار دعائیں ہیں۔ جو انسان کے اندرونے کو درست کرتی ہیں جس کا اظہار انسان کے چہرے سے ہوتا ہے۔ یوں جب ایک مومن کا ظاہری و اندرونی چہرہ پاک صاف ہو گا تو وہ اللہ تعالیٰ کا قرب پالے گا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پنجابی کا ایک الہام بھی ہے کہ:
عشق الٰہی وسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی
کہ ولیوں کی یہ نشانی ہے کہ عشق الٰہی منہ پر برس رہا ہوتا ہے

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 106 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
''جیسا کہ انبیاء کی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کے دعوے کے بعد اُن کی مخالفت بھی ہوتی ہے اور جوں جوں جماعت پھیلتی ہے مخالفت اور حسد کی آگ بھی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ مخالفین کے مخالفت کے طریق بھی مخالفت کی ہر ممکن صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ دعویٰ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مخالفتوں کے باوجود ترقی کے وعدے اور خوشخبریاں دی ہوتی ہیں اس لئے کوئی مخالفت ترقی کی راہ میں روک نہیں بنتی اور نہ بن سکتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا تو آپ کے ساتھ بھی اس سنّت کے مطابق سلوک ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ کی جو تائید و نصرت کی سنّت ہے اسی کے مطابق سلوک ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے وہ سلوک بھی فرمایا اور آپ کی جماعت کے ساتھ بھی یہی سلوک اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ جہاں مخالفتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خبر دی تو وہاں مخالفین کے بدانجام اور مخالفتوں کے باوجود آپ کے سلسلہ کے بڑھنے اور آپ کی تائیدات کی خبر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا، بہت سارے الہامات ہیں، ایک یہ الہام ہے کہ ''مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا''۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648) پھر ایک یہ الہام ہے کہ ''میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں'' (بدر جلد 6 نمبر 51 مورخہ 19 دسمبر 1907ء صفحہ 4) پھر اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ ”یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 77) پھر فرمایا کہ ”مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا“۔(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 342)۔... اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا تائید و نصرت کے بے شمار الہامات ہیں۔ اب یہ صرف ظاہری باتیں نہیں جو نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے کر دیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اس کا عملی اظہار بھی کرتا رہتا ہے۔ کہیں اللہ تعالیٰ مخالفین کے مکر اُن پر الٹا کر اپنی تائید کے عملی نظارے دکھاتا ہے۔ کہیں خود لوگوں کی رہنمائی کر کے انہیں احمدیت کی سچائی دکھاتا ہے۔ کہیں غیروں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ غیروں کے حملوں کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی تائید اور مدد کریں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ وعدے ہیں ان کے عملی اظہار، جیسا کہ مَیں نے کہا، وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2017ء)

پر وہ سعید جو کہ نشانوں کو پاتے ہیں
وہ اُس سے مل کے دل کو اُسی سے ملاتے ہیں
وہ اُس کے ہوگئے ہیں اُسی سے وہ جیتے ہیں
ہر دم اُسی کے ہاتھ سے اِک جام پیتے ہیں
جس مے کو پی لیا ہے وہ اُس مے سے مست ہیں
سب دشمن اُن کے اُن کے مقابل میں پست ہیں
کچھ ایسے مست ہیں وہ رُخِ خوبِ یار سے
ڈرتے کبھی نہیں ہیں وہ دشمن کے وار سے
اُن سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشقِ یارِ یگانہ ہیں

✡✡✡✡